

## 6401 - والدہ دینی شعار نہیں اپناتی کیا اس سے علیحدگی اختیار کر لی جائے

### سوال

میری والدہ کی تربیت عیسائیت پر ہوئی ہے اور وہ مختلف پروگراموں میں شراب نوشی کرتی ہے ، میں نے اس بارہ میں ان سے کئی بار مناقشہ کیا ہے لیکن وہ شراب نوشی پر مصر ہیں ، اور اسی طرح کچھ اور بھی غیر اسلامی کام پائے جاتے ہیں ، اور نہ ہی کھانا شرعی ہوتا ہے وہ کھانا بھی انہیں برتنوں میں پکایا جاتا ہے جن میں میرا کھانا پکتا ہے جس کے بارہ میں میرا خیال ہے کہ ایسا کرنا جائز نہیں ، اس لیے میں اب گھر سے جانے کی سوچ رہا ہوں کیونکہ میں یہ سب کچھ برداشت نہیں کر سکتا ، اور اسی طرح میں نے عزم کر لیا ہے کہ میں مستقبل میں اس ملک سے نکل جاؤں ان شاء اللہ اس لیے کہ میں یہاں رہتے ہوئے نماز کی پابندی نہیں کر سکتا ۔

مختصر گزارش یہ ہے کہ میں ایک مسلمان کی زندگی گزارنا چاہتا ہوں لیکن اس ملک میں جہاں یورپ کی پیروی کی جاتی ہے ایک مسلمان جیسی زندگی گزارنا مشکل ہے ۔

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

اگر آپ کی والدہ عیسائی ہے تو آپ اسے حکمت اور موعظہ حسنہ کے ساتھ اسلام کی دعوت دیں تو اس کے لیے محاسن اسلام اور اسلام کی صفات اور عقیدہ اسلامیہ کی وضاحت کریں ، اور آپ اس کے لیے دین نصاریٰ کے بطلان کو اچھی طرح بیان کریں کہ وہ عیسیٰ علیہ السلام کی الوہیت کے قائل ہیں اس موضوع کے مراجعہ کے لیے آپ سوالات میں ویب سائٹ پر غیر مسلموں کو دعوت کی قسم کا مراجعہ کریں تا کہ آپ اپنی والدہ کو اسلام پر راضی اور مطمئن کر سکیں ، اور اس کے ساتھ ساتھ آپ وہ کتابیں جن میں عیسائیوں کے عقیدہ کا بطلان بیان کیا گیا ہے بھی پڑھیں ۔

اور اگر آپ کی والدہ مسلمان ہے تو آپ اسے معاصی اور گناہ ترک کرنے اور ان سے توبہ کرنے کی دعوت دیں ، اور خاص کر شراب نوشی جیسے جرم سے توبہ کرنے کے لیے ان کے سامنے کتاب و سنت سے اس کی حرمت کے دلائل رکھیں ، اور پھر مومن پر تو واجب اور ضروری ہے کہ جب بھی اس کے پاس اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم آجائے تو وہ اسے سننے اور اس کی اطاعت کرے اور اس کی پیروی کرنے میں جلدی کرے اگرچہ وہ حکم اس کی خواہشات کے منافی ہی کیوں نہ ہو۔

آپ اپنی والدہ کو اللہ تعالیٰ اور دنیا و آخرت میں اس کی سزا و عقاب سے خوف دلائیں ۔

لیکن اس کے ساتھ آپ نرمی اور مہربانی والا برتاؤ کریں اور ان کے ذہن میں یہ ڈالیں کہ آپ اس کی ہدایت اور آگ سے بچاؤ پر حریص ہیں تو ہوسکتا ہے کہ یہ ان کے لیے حق کی طرف ہدایت کا سبب بن جائے۔

اور برتنوں کے معاملہ میں یہ ہے کہ جن برتنوں میں حرام اشیاء پکائی جاتی ہیں اگر ان کے علاوہ کوئی اور برتن ہیں تو افضل اور بہتر یہ ہے کہ آپ ان میں نہ کھائیں اور اگر صرف وہی برتن ہے تو پھر آپ انہیں پانی سے دھو کر ان میں کھانا کھالیں۔

ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہم اہل کتاب کے ملک میں رہتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھالیا کریں؟  
تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(ان میں نہ کھاؤ، لیکن اگر تمہیں ان برتنوں کے علاوہ کوئی اور نہ ملیں تو انہیں دھو کر ان میں کھا لیا کرو) متفق علیہ۔  
دیکھیں بلوغ المرام ص (23) حدیث نمبر (24)۔

اور آپ کا یہ سوچنا کہ گھریا پھر ملک سے کہیں اور جایا جائے تو اگر آپ کے علم میں یہ بات آجائے کہ آپ کے گھروالے آپ کی بات تسلیم نہیں کرتے اور آپ کے ان کے ساتھ رہائش پزیر ہونا دین کے لیے نقصان دہ ہے اور آپ اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی نہیں کرسکتے تو آپ کے لیے گھر اور یا پھر ملک بھی چھوڑنا افضل ہے۔  
اور اگر آپ یہ محسوس کریں یا آپ کا ظن غالب یہ ہو کہ انہیں دعوت الی اللہ دی جائے تو یہ اسے قبول کریں گے تو اس وقت آپ کا ان کے ساتھ رہنا واجب ہو گا۔

امام بخاری رحمہ اللہ الباری نے صحیح بخاری میں اس کے متعلق باب باندتے ہوئے کہا ہے:

(باب الانبساط إلی الناس، وقال ابن مسعود: خالط الناس ودينك لا تكلمنه) لوگوں کے ساتھ بے تکلف ہونے کا باب،  
اور ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا کہنا ہے کہ لوگوں میں اس وقت مل جل کر رہو جب تمہارے دین کو کوئی گزند نہ پہنچے۔ صحیح بخاری (2270 / 5)۔

لا تکلمنہ کا معنی یہ ہے کہ وہ کوئی جرح نہ کریں۔

لیکن اگر آپ کو اپنے گھروالوں کے ساتھ معاملات کے تجربہ سے علم ہو چکا ہے کہ اس کا کوئی فائدہ نہیں تو پھر آپ انہیں چھوڑ کر کسی ایسی جگہ اپنا مسکن بنائیں جہاں پر آپ اپنے دینی شعائر خوش اسلوبی سے ادا کرسکیں۔

ہم اللہ تعالیٰ سے دین و عصمت پر ثابت قدمی کی دعا کرتے ہیں اور اللہ تبارک و تعالیٰ سے دعا گو ہیں کہ وہ آپ کی والدہ



اور سب خاندان کو دین کی ہدایت نصیب فرمائے حتیٰ کہ ان کے نزدیک اللہ تعالیٰ کا دین ہی محبوب ترین چیز بن جائے  
، آمین یارب العالمین ۔

واللہ اعلم .